رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۸۵

تار کا پتہ ''الفضل'' قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ صہ
ششماہی ۸ہ
سہ ماہی ۴ہ ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۱۶	مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۳۶ء	یوم جمعہ	مورخہ ۲۷ شعبان ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

جذبہ عشق کے بغیر انسانی نفوس پاکیزگی حاصل نہیں کر سکتے

''قبل از جذبۂ عشق جو کچھ انسان کے دل میں رسوم اور عادات بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ اور جو کچھ جہل مرکب کی باتیں اور پُر تعصب خیالات اس کے سینہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اصل میں وہی اس کا دین ہوتا ہے جس کو کسی حالت میں چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اور جب جذبۂ عشق اس پر غالب آتا ہے۔ تو وُہ خیالات کہ جو تپ دق کی طرح رگ و ریشہ سے ملے ہُوئے ہوتے ہیں۔ تا ساقی چھوٹ جاتے ہیں۔ اور بعد اس کے عشق الٰہی ایک پاک دین تعلیم کرتا ہے۔ کہ جو عادت اور رسم کی آلودگی سے منزہ ہے۔ اور تعصبات کے لوث سے پاک ہے۔ پس نافع اور مبارک دین یہی ہوتا ہے۔ جو عشق کے بعد آتا ہے۔ اور جو عشق کے اوّل خیالات ہیں۔ وُہ بہت سی زہروں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور حقیقت میں وُہ اس لایق ہیں۔ کہ عشق پر فدا کئے جائیں۔ اور ان کے عوض میں وُہ پاک خیال کہ جو عشق کے صافی چشمہ سے نکلے ہیں۔ اور جو ہر یک تعصّب اور رسم اور عادت سے منزہ ہیں۔ حاصل کئے جائیں۔ اور یہ خیالات ایسی سختی سے نفس پر قابض ہوتے ہیں۔ کہ بغیر جذبۂ عشق کے ہرگز ممکن ہی نہیں۔ کہ اُٹھ سکیں۔ مدارِ کار جذبۂ عشق پر ہے۔ جو قلب پر مستولی ہوتا ہے۔ اور جب وُہ مستولی ہوتا ہے۔ تو نفس اپنی اندرونی آلائش سے پاک ہو جاتا ہے۔'' (مکتوبات احمدیہ جلد اوّل ص ۴۲)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱۔ نومبر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال بنگال احمدیہ کانفرنس کی صدارت کے فرائض سر انجام دینے کے بعد آج بارہ بجے کی ٹرین سے واپس تشریف لے آئے۔

آج دن کے ۱۱ بجے ''یوم صلح'' کی تقریب میں دو منٹ خاموشی اختیار کی گئی۔ اور بعد نماز مغرب مولوی عبد الرحمٰن صاحب جنرل سکرٹری کے زیر اہتمام مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ایک جلسہ ہوا جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب، ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔

بابا اسد اد صاحب متوطن مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے ۱۰/۱۱ نومبر کی درمیانی شب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

مقدمہ ریتی چھلہ کی سماعت

گواہان صفائی کے بیانات

(از رپورٹر الفضل)

بٹالہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء۔ احرار نے قادیان کے بعض پیشہ ور لوگوں کی طرف سے ریتی چھلہ کے متعلق جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے آج اس کی سماعت ہوئی۔ انجمن کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ۔ جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر۔ جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر اور چوہدری لعل خان صاحب مختار عام موجود تھے۔ آج حسب ذیل گواہوں کے بیانات ہوئے

بیان سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی قادیان

۱۹۲۶ء میں سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان بنی تھی۔ اور فروری ۱۹۲۶ء میں اس نے کام شروع کیا تھا۔ سمال ٹاؤن ایکٹ کے سیکشن ۱۹ کے ماتحت تمام پبلک رستے جو کمیٹی کے دریا میں ہوں۔ کمیٹی کے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ کمیٹی نے جنرل آرڈر بلڈنگ پلین وغیرہ کے متعلق نوٹیفیکیشن نمبر ۹۳ مجریہ ۸ مئی ۱۹۳۱ء کے مطابق پاس کئے گئے تھے۔ جس کی کاپی پیش کرتا ہوں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ نے ۱۹/۵/۳۴ کو ایک درخواست دی تھی کہ ریتی چھلہ کے گرد چار دیواری بنانے کی اجازت دی جائے۔ جو ۲۲/۵/۳۵ کو بموجب ریزولیوشن نمبر ۱۰۵ (۴) منظور کر لی گئی۔ درخواست کے ساتھ ایک نقشہ بھی دیا گیا تھا۔ جو منظور کر لیا گیا تھا۔ ایگزیبٹ D.W.9 اس کی صحیح نقل ہے ایگزیبٹ D.W.9 ریزولیوشن کی صحیح نقل ہے ایگزیبٹ D.W.9 درخواست کی صحیح نقل ہے۔ جس دن یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ پنڈت تیر تھ رام اور بادا سنگھ ممبران بھی موجود تھے۔ اور انہوں نے بھی منظوری دی۔ ایگزیبٹ D.B.D صحیح کاپی ہے۔ وہ ارجنل ٹاؤن پلین قادیان کی صحیح نقل ہے۔ جو میں ساتھ لایا ہوا ہوں اس چار دیواری سے کوئی شارع عام بند نہیں ہوا۔ اس چار دیواری سے قبل چار پختہ برجیاں اس رقبہ کی نشاندہی کے لئے موجود تھیں۔

بجواب جرح:۔ چار رستے ریتی چھلہ کی طرف باہر سے آتے تھے۔ مگر وہاں آکر ختم ہو جاتے تھے۔ چار دیواری سے قبل رستوں میں اور ریتی چھلہ میں کوئی حد فاصل نہ تھی۔ ریتی چھلہ میں سے کوئی باقاعدہ رستہ نہیں تھا۔ مگر بعض اوقات لوگ گذر جاتے تھے۔ میں بیس سال سے دیکھتا ہوں کہ بعض اوقات لوگ گذرتے تھے۔ یا کھیلتے تھے۔ صرف احمدیہ سکول کے لڑکے اسے کھیلنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ پولیس نے ایک بلوہ کے مقدمہ میں میرا چالان کیا تھا۔ مگر میں اپیل میں بری ہو گیا تھا۔

بیان سردار بھگت سنگھ صاحب

میں ہنڈوری میاں سنگھ کا رہنے والا ہوں۔ میں نمبردار ہوں۔ قادیان سے میرا گاؤں تین کوس ہے۔ میرے گاؤں سے بھینی میں سے ہو کر قادیان آتے ہیں۔ اور بھینی والے رستہ سے ہی گذرتے ہیں۔ وہ رستہ ریتی چھلہ کے پاس سے گذرتا ہے اور چار دیواری سے اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ رستہ ریتی چھلہ کے جنوب سے گذرتا ہے۔

بجواب جرح۔ میں نے کبھی گاؤں کے مویشی اس جگہ میں کھڑے نہیں دیکھے چار دیواری سے پہلے جس جگہ سے کسی کی مرضی ہو گذر جاتا تھا۔

بیان سردار کیسر سنگھ صاحب

میں تغلوالہ کا رہنے والا ہوں میرا گاؤں قادیان سے تین کوس ہے ہم بھینی والے رستہ سے قادیان آتے ہیں ریتی چھلہ کی چار دیواری سے ہمارا رستہ رکا نہیں۔

بجواب جرح:۔ میں صدر انجمن کا مزارعہ نہیں ہوں۔

بیان سردار کشن سنگھ صاحب

میں صلاح پور کا رہنے والا ہوں۔ میرا گاؤں قادیان سے دو میل ہے۔ رستہ ریتی چھلہ کے جنوب سے گذرتا ہے اس چار دیواری کے بننے سے کوئی رستہ نہیں رکا۔

بجواب جرح:۔ مجھے معلوم نہیں کوئی اور رستہ رکا ہو۔ میں نے کبھی کسی کو ریتی چھلہ سے گذرتے نہیں دیکھا۔ نہ ہی مویشی کھڑے دیکھے ہیں۔

بیان فضل دین صاحب سکنہ کھارا

کھارا قادیان سے دو میل ہے۔ کھارا جو آتا ہے۔ وہ ریتی چھلہ کے شمال سے گذرتا ہے۔ چار دیواری سے کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔

بجواب جرح:۔ میں احمدی ہوں۔ میرا بھتیجا ذاد بھائی سکول میں ملازم ہے

بیان فضل کریم صاحب سکنہ کھارا

میں احمدی نہیں ہوں۔ ریتی چھلہ کی چار دیواری سے رستہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔

بجواب جرح:۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ بارش کا پانی ریتی چھلہ میں سے نہیں گذرتا۔ چار دیواری بننے سے قبل کوئی رستہ نہیں تھا لڑکے کھیلا کرتے تھے۔ اس وقت گذرنے کی ممانعت تھی۔ مجھے عطا محمد احمدی نے آج یہاں آنے کو کہا تھا۔

بیان چرن سنگھ صاحب ساکن قادیان

ریتی چھلہ کی چار دیواری سے کوئی شارع عام نہیں رکتا۔ رستے اس کے پاس سے گذرتے ہیں۔ چار دیواری سے قبل بھی رستے ساتھ تھے۔ اس میں سے نہیں تھے۔

بجواب جرح:۔ میں نے اپنی شادی پر امام جماعت احمدیہ کو مدعو کیا تھا۔ وہ تشریف لائے تھے۔ دیوار سے پہلے بعض لوگ اس میں سے گذر جاتے تھے۔ مویشی نہیں ٹھیرتے تھے۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد شاہ۔ علی اللہ دتا ولد چراغ شاہ ذات نیکوکارہ قریشی سکنہ کوٹ بہادر شاہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۹/۱۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۳۶ء۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی دین محمد ولد نواب ذات نیکوکارہ قریشی سکنہ کوٹ بہادر شاہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۹/۱۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۳۶ء۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی بھولا رام عبدالسلام ولد فتح چند ذات چھیکارہ سکنہ ہتھیلے تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۲/۱۰/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۱۵-۸-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library

بیان خواجہ عزیز احمد صاحب

میں انجمن اسلامیہ قادیان کا پریذیڈنٹ ہوں۔ انجمن اسلامیہ غیر احمدیوں کی ہے۔ احراریوں کی نہیں۔ چار دیواری سے کوئی رستے نہیں رکھتے۔ پبلک کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ مختلف دیہات سے جو رستے آتے تھے۔ وہ ریتی چھلہ کے ساتھ ساتھ گزرتے تھے۔ اس میں سے نہیں۔

بجواب جرح۔ عبدالرحمٰن کشمیری میرا چچا زاد بھائی ہے۔ وہ احمدی ہے۔ اس پر زیر دفعہ ۳۲۶ مقدمہ چل رہا ہے۔ جس میں مہرالدین آتشباز کا لڑکا گواہ ہے ریتی چھلہ میں کوئی باقاعدہ رستہ نہیں تھا۔ کوئی اکا دکا گزر بھی جاتا تھا۔ بارش کا پانی اس میں سے گزر جاتا تھا۔ مویشی وہاں نہیں ٹھہرتے

بیان سید محمود عالم صاحب

میں صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ہیڈ کلرک ہوں۔ ریتی چھلہ کے مختلف ٹکڑے جو صدر انجمن مختلف لوگوں کو کرایہ پر دیتی رہی ہے۔ اس کے کرایہ کی رقوم داخل خزانہ ہوتی رہی ہیں۔ اس کے اندراجات میرے ہاتھ کے ہیں۔ اور اس کی صحیح نقل میں پیش کرتا ہوں۔ ریتی چھلہ کی چار دیواری پر جو رقم خرچ ہوئی۔ اس کے اندراجات بھی رجسٹروں میں موجود ہیں۔ اور ان کی صحیح نقول پیش کرتا ہوں۔ رجسٹر او قالی خزانہ پر میرے دستخطوں سے یہ کرائے خزانہ میں داخل ہوتے رہے ہیں۔ ان کی نقول شامل ہو چکی ہیں۔ اصل رجسٹر میں لایا ہوں ؁

بیان مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر

میں چھ برس انگلستان اور افریقہ میں مبلغ رہا ہوں۔ پہلے میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ٹیچر رہا ہوں۔ ۱۹۰۵ء سے ۱۹۱۲ء تک۔ میں اس وقت گیمز سپروائزر تھا۔ ریتی چھلہ ہماری پہلے گراؤنڈ تھی باقاعدہ ٹیموں کو روزانہ میں وہاں کھلایا کرتا تھا۔ کھیل کے وقت کسی کو گزرنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ میں نے کبھی کسی اور کو وہاں کھیلتے نہیں دیکھا۔

بجواب جرح۔ مرزا اکرم بیگ کی اجازت سے وہاں سپورٹس ہوتی تھیں۔ اس کے بعد مزید سماعت کے لئے ۲۶ نومبر ۱۹۳۶ء کی تاریخ مقرر ہوئی ؁

محافظِ جنین

حبِ اطہر (رجسٹرڈ)

اسقاطِ حمل کا مجرّب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سبز پیلے دست تپ۔ ہچکی۔ درد پسلی یا سوکڑے ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہوتا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اطہر رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اطہر رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

شفاخانہ رفاہ نسواں

بے اولاد عورتوں کو خوشخبری

اگر آپ کے ہاں اولاد نہیں ہے۔ تو فوراً شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف رجوع کریں۔ شفاخانہ مذکورہ کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی ہیں۔ جو کہ عمر رسیدہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں وسیع تجربہ رکھتی ہیں سینکڑوں ایک عورتیں انکے ہاتھ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ **نوٹ**:۔ آرڈر دیتے وقت مفصل حالات سے اطلاع دیں مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپے سے زیادہ نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ **شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب**

عرق فولاد

نہائت ہاضم مقوی اعصاب مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب جج صاحب بہادر درجہ چہارم مقام چکوال

دعوےٰ دیوانی ۱۳۱/۹ سال ۱۹۳۶ء

مسمات الفاں زوجہ شمس الدین ذات جوہدراجپوت سکنہ جبی تحصیل چکوال مدعیہ

بنام

مسماۃ روشناں زوجہ گلیا وغیرہ سکنہ ایضاً مدعاعلیہم

دعوےٰ دخلیابی اراضی

بنام بسنت سنگھ ولد شنکر سنگھ۔ مہاں سنگھ نابالغ ولد کھیم سنگھ بولایت بسنت سنگھ تایا خود۔ پریم سنگھ ولد سدا رنگ۔ مسمات ستھرادیوی بیوہ چند اسنگھ۔ مہاں سنگھ ولد ہیرا نند دیال سنگھ و گوربخش سنگھ بالغاں۔ و گوردکھ سنگھ و جیت سنگھ نابالغان پسران نانک سنگھ بولایت دیال سنگھ حقیقی برادر خود۔ گوربخش سنگھ و سرجیت سنگھ نابالغاں پسران پربھدیال المعروف پریم سنگھ بولایت مہاں سنگھ تایا خود۔ مالک چند و کلیان سنگھ پسران گنیا۔ دیدار سنگھ کرتار چند و حکم چند و منا سنگھ۔ پسران سوتی۔ مسمات رام رکھی والدہ سنتوکھ سنگھ۔ نانک چند و دنی چند و بھگوان سنگھ و جوا ہر سنگھ پسران سکھو۔ اندر سنگھ و اوتار سنگھ بالغاں و ہربنس سنگھ نابالغ پسران دیوان سنگھ بولایت اندر سنگھ برادر خود۔ سندر داس ولد بہادر لابھ سنگھ ولد سندر داس۔ بھاگ سنگھ و امریک سنگھ پسران ڈھیر سنگھ۔ ہبراج و امر سنگھ و کرتار سنگھ و سردار چند۔ پسران جوالا شاہ اقوام کھتری سکنائے ہیگن تحصیل چکوال۔ مسمات پرمیشری ہمشیرہ مالک سنگھ زوجہ ہرنام سنگھ سکنہ بلکسر تحصیل چکوال مدعاعلیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان مدعاعلیہم مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعاعلیہم مذکورہ بالا جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعاعلیہم مذکوران تاریخ ۳ ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۷ ماہ نومبر ۱۹۳۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ؁

دستخط حاکم

(مہر عدالت)

Digitized by Khilafat Library

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library

بمبئی ۱۰ نومبر۔ آج صبح پھر ہندوؤں اور مسلمانوں میں شدید تصادم ہوا۔ جس میں فریقین نے ارد گرد کے مکانوں کی چھتوں کی ٹائلیں اتار اتار کر ایک دوسرے کو ماریں۔ اس حادثہ میں بیس آدمی مجروح ہوئے۔ جن میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اس سلسلہ میں سات ہندو گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ شروع فسادات سے اس وقت تک ۱۷ آدمی ہلاک اور قریباً ۶۰۰ مجروح ہو چکے ہیں۔ فساد کی دہشت کی وجہ سے منڈیاں اور بازار پھر بند ہو گئے ہیں۔ آج کے فسادات میں ۲ آدمی ہلاک اور تقریباً ۳۰ اشخاص مجروح ہوئے۔

لاہور ۱۰ نومبر۔ پنجاب کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آنریبل ممبر خزانہ نے بتایا کہ مسجد شاہ چراغ غیر مشروط طور پر مسلمانوں کو واپس نہیں کی گئی

کلکتہ ۱۰ نومبر۔ مسٹر این مکرجی کی جگہ مسٹر نسیم علی کلکتہ ہائی کورٹ کے مستقل جج مقرر کئے گئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے چیف جسٹس کے سامنے حلف وفاداری اٹھایا۔

کلکتہ ۱۰ نومبر۔ جریدہ "پتر کا" رقمطراز ہے کہ سر تیج بہادر سپرو اس مہینہ کے آخر تک عازم انگلستان ہو جائیں گے تاکہ وہاں حکومت انگلستان کے ارباب حل و عقد کے سامنے ریاست ہائے میور بھج پور جودھ پور اور اودے پور کے مفادات کی حفاظت کریں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ مفاد فیڈریشن میں داخلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں مالی اور اقتصادی امور بھی زیر بحث آئیں گے۔ سر تیج بہادر سپرو کو اس خدمت کے عوض چاروں ریاستوں کی طرف سے دس لاکھ روپیہ دیا جائے گا۔

واردھا ۱۰ نومبر۔ کانگرس سیشن کے بعد گاندھی جی تمام ہندوستان کا دورہ کریں گے۔

لاہور ۱۰ نومبر۔ لاہور میونسپل کمیٹی میں جب سے مسٹر جونز آئے ہیں۔ انتظام پہلے کی نسبت بہت اچھا ہو رہا ہے۔ مگر ملازمین میں تخفیف کا سلسلہ بھی بڑے زور سے جاری ہے۔ چنانچہ ۹ ملازموں کو ملازمت سے برطرف کرنے کے بعد کل قاضی عبد اللطیف آفس سپرنٹنڈنٹ کو بھی برطرفی کا نوٹس دے دیا گیا۔

امرتسر ۱۰ نومبر۔ مقامی پولیس مہنگا نامی ایک خطرناک سکھ ڈاکو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے یہ شخص متعدد ڈکیتیوں کے سلسلہ میں عرصہ سے مطلوب تھا۔ ڈاکو مذکور کی عمر اس وقت پچاس سال ہے اور وہ ضلع سیالکوٹ کا باشندہ ہے

لاہور ۱۰ نومبر۔ مولانا حسرت موہانی جو آل انڈیا شہید گنج کانفرنس لاہور کے صدر منتخب ہوئے تھے۔ چونکہ اپنی اہلیہ کی علالت کی وجہ سے کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اب صدارت کے فرائض مولانا شوکت علی سر انجام دیں گے۔ جو ۱۳ نومبر کو لاہور پہنچ جائیں گے

نئی دہلی ۱۰ نومبر۔ مالویہ ندوائی پیکٹ کے متعلق ہندو مہاسبھا کے سیکرٹریان نے اخبارات کے نام ایک بیان دیا ہے جس میں لکھا ہے اگرچہ پنڈت مالویہ مہاسبھا کے وائس پریذیڈنٹ ہیں لیکن ہم اس پیکٹ کو ہندوؤں کے مفاد کے منافی خیال کرتے ہیں اور ہندوؤں سے بالعموم اور ہندو سبھاؤں سے بالخصوص التماس کرتے ہیں۔ کہ وہ اس پیکٹ سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کریں۔

پیکنگ (بذریعہ ہوائی ڈاک) آثار و قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت چین نے اب جاپان کا مقابلہ کرنے کی ٹھان لی ہے۔ اور فیصلہ کر لیا ہے کہ چین میں جاپان کو مزید مراعات ہرگز نہیں دی جائیں گی۔ اول تو تدبیر اور حکمت عملی سے جاپان کا مقابلہ کیا جائے گا۔ اور اگر ضرورت پڑی تو اسلحہ کے استعمال سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ صوبہ شانسی میں جاپان کے خلاف ایک تحریک منظم کی جا رہی ہے۔ اور چین کا ڈکٹیٹر چیانگ کائی شیک اس صوبہ میں چلا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب وہ اس صوبہ کے پایہ تخت میں پہنچا تو اسے وہاں کے باشندوں نے یہ عرضداشت پیش کی کہ وہ جاپان کے خلاف فوجی جہاد کی تحریک کی قیادت قبول کرے۔ اس کے بعد اس نے شمالی صوبوں کے گورنروں سے ملاقات کی اور انہوں نے اسے یقین دلایا کہ وہ جاپان کے خلاف چین کی اشتراکی فوجوں کی امداد لینے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر انہوں نے امداد نہ کی۔ تو وہ اپنے طور پر جاپان کے خلاف متحدہ اقدام کریں گے۔

بمبئی ۱۰ نومبر۔ نجف الاشرف (عراق) کے چند مشہور علماء کا ایک وفد عنقریب وارد بمبئی ہوگا۔ تاکہ حضرت علیؓ کے روضہ کے لئے چاندی کی چار دیواری لے جائے۔ یہ چار دیواری طاہر سیف الدین صاحب اور ان کے ہندوستانی معتقدین کی طرف سے پیش کی جا رہی ہے

کراچی ۹ نومبر۔ مقامی حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ سندھ میں عنقریب بعض جدید ٹیکس عائد کئے جائیں گے۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ کہا جاتا ہے کہ باغی ہسپانیہ کے دارالحکومت میں داخل ہو چکے ہیں اور یہ کہ سرکاری افواج شدید مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور شہر کے باہر مصروف پیکار ہیں۔ برطانی سفیر کا بیان ہے کہ باغی مغربی اور جنوبی اطراف سے شہر میں داخل ہوئے ہیں اور شہر کے باہر ابھی تک شدید جنگ جاری ہے حکومت کا توپ خانہ باغیوں پر متواتر گولہ باری کر رہا ہے

لکھنؤ ۱۰ نومبر۔ آج یوپی کونسل میں مدح صحابہ رضی اللہ عنہم پر پابندیوں کے خلاف نواب زادہ لیاقت علی خان صاحب کی تحریک التوا پاس ہو گئی۔

لکھنؤ ۹ نومبر۔ گونڈہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں سے چار میل کے فاصلہ پر موضع کھور اسا پر تین چار اشخاص نے جو بندوقوں سے مسلح تھے حملہ کر دیا اور بلا امتیاز گولیاں چلانے لگ گئے جس سے تقریباً ۱۲ اشخاص ہلاک اور ۴۳ سخت زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں ان میں سے ایک زخموں کی شدت کی وجہ سے مر گیا۔

کلکتہ ۱۰ نومبر۔ ٹامس کک اینڈ سنز کے ایک یوروپین اسسٹنٹ کو ایک لاکھ روپیہ غبن کرنے کے سلسلہ میں سی آئی ڈی پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ ملزم کو چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنے کے لئے ۱۷ نومبر تک پولیس نے ریمانڈ لے لیا ہے۔

لاہور ۱۰ نومبر۔ کونسل آف سٹیٹ کے انتخابات کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے گئے ہیں۔ آج ان کاغذات کی ریٹرننگ آفیسر نے پڑتال کی۔

لاہور ۱۰ نومبر۔ آج صبح ایوان پنجاب کونسل میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی ایک سپیشل میٹنگ ۱۱ بجے قبل دوپہر منعقد ہوئی۔ جس میں ہز ایکسیلینسی گورنر پنجاب نے طویل تقریر کی۔

کلکتہ ۹ نومبر۔ آج بنگال کونسل کے آخری اجلاس میں بنگال میں بنجر زمینوں پر لگان کے بل کو دوبارہ سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی غیر سرکاری تحریک ۳۸/۳۹ کے تناسب سے پاس ہو گئی۔ اگر یہ بل پاس ہو کر قانون بن گیا تو اس کے رو سے بنجر زمینوں پر لگان بڑھ جائیگا

کلکتہ ۱۰ نومبر۔ آج بنگال کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے بیان کیا کہ دہشت انگیزی کے جرم کے سلسلہ میں بنگال میں سزا یافتہ عورتوں کی تعداد اب صرف آٹھ ہے ان میں سے ایک گریجوایٹ ہے ایک نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا ہوا ہے۔ اور ایک میٹریکولیٹ ہے۔ ان کی سزا کی میعاد دو سال قید سے عمر قید تک ہے۔

لاہور ۱۰ نومبر۔ ماسٹر تارا سنگھ کی اکالی پارٹی اور کانگرس میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سمجھوتہ کے رو سے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اکالی پارٹی اور کانگرس پارلیمنٹری بورڈ ایک دوسرے کے مقابلہ میں امیدوار کھڑے نہیں کرینگے امید ہے کہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

ذکرِ حبیبؑ

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۱۱۔ رکوع میں جو آملا اس کی رکعت ہوگئی

ایک دفعہ مسجد مبارک میں نماز باجماعت ہو رہی تھی۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب جب امام تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صف اول میں دائیں طرف دیوار کے ساتھ کھڑے تھے۔ اس وقت ایک صف میں پانچ چھ آدمی کھڑے ہوسکتے تھے۔ ایک رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد اللہ اکبر کر کے امام اور مقتدی سب کھڑے ہوگئے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بجائے کھڑا ہونے کے بیٹھ گئے۔ آپ کو یہ خیال ہوا۔ کہ التحیات میں بیٹھنے کا وقت ہے۔ لیکن جب امام اللہ اکبر کر کے رکوع میں آیا۔ اور سب مقتدی بھی رکوع میں آئے۔ تب حضور نے سمجھا۔ کہ آپ بجائے کھڑا ہونے کے التحیات میں بیٹھے رہے۔ اس وقت آپ اُٹھکر رکوع میں شامل ہوگئے۔ اور اس رکعت میں آپ کو سورۂ فاتحہ پڑھنے کا موقعہ نہ ملا۔ جب امام نے سلام پھیرا۔ تو آپ نے بھی سلام پھیر دیا۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کو آگے بلایا۔ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب تو پاس ہی تھے۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات سنائی۔ کہ کس طرح آپ التحیات میں بیٹھے رہ گئے۔ اور سوال کیا۔ کہ اس صورت میں علماء کا کیا فتویٰ ہے۔ آیا رکعت ہوئی یا نہ ہوئی۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ہر رکعت میں ضروری ہے۔ اور ہمارا تجربہ ہے۔ کہ پیچھے سے بھی شامل ہوکر آدمی جلدی سے سورۂ فاتحہ پڑھکر رکوع میں شامل ہوسکتا ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے کچھ فیصلہ کن بات نہ فرمائی۔ ہر دو قسم کے مسائل بیان کر دیئے۔ جن سے رکعت ہوگئی۔ یا نہ ہوگئی۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب آخری عمر میں عاشقانہ رنگ اختیار کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کی۔ میں مسائل نہیں جانتا۔ جو حضور نے کیا وہی درست ہے۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فیصلہ دیا۔ کہ ہماری رائے میں اس طرح رکعت ہوجاتی ہے۔ اسی واسطے ہم نے سلام پھیر دیا۔ اور ایک رکعت اور نہیں پڑھی۔ فرمایا۔ کہ حدیث میں یوں آیا ہے۔ کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ حدیث میں یوں نہیں آیا۔ کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر رکعت نہیں ہوتی۔ جو شخص بعد میں شامل ہوتا ہے اور باوجود کوشش کے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھ سکا۔ اور رکوع میں شامل ہوگیا تو اس کی رکعت ہوگئی۔ اگرچہ اس ایک رکعت میں اس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔ مگر دوسری رکعتوں میں تو سورۂ فاتحہ پڑھے گا۔ اس واسطے اس کی نماز تو سورۂ فاتحہ سے خالی نہیں رہی۔ اور رکعت کا نام بھی رکوع پر ہے۔ اور ایک حدیث یہ بھی ہے۔ کہ جس نے رکوع پایا۔ اس کی رکعت ہوگئی۔ پس یہ فیصلہ ہوا۔ کہ جو مقتدی بعد میں آنے کے سبب رکوع میں شامل ہوا۔ وہ رکعت اس کی ہوگئی۔ گو اسے اس رکعت میں سورۂ فاتحہ کے پڑھنے کا موقعہ نہیں ملا۔

(مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ ۱۱ر نومبر ۱۹۳۶ء)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز خاکسار مالی مشکلات میں مبتلاء ہے اور

کیا آپ کا عہد پورا ہوگیا

کیا آپ نے اپنا وہ عہد جو سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی کے حضور چندہ تحریک جدید کے متعلق کیا تھا۔ پورا کر دیا؟

اگر نہیں۔ تو آپ کو یاد رہے۔ کہ یکم دسمبر ۱۹۳۶ء سے پہلے پہلے اپنا عہد سو فیصدی پورا کر لیں۔ اس لئے کہ یکم دسمبر دوسرے سال کے عہد کے پورا کرنے کی آخری تاریخ ہے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

اعلان تحقیقاتی کمیشن

تحقیقاتی کمیشن کا اجلاس جو ۱۳ تا ۱۶ر نومبر ۱۹۳۶ء دار الامان میں ہونا قرار پایا تھا۔ وہ چند وجوہات کی بناء پر ملتوی کیا جاتا ہے۔ جملہ ممبران کمیشن تا اطلاع ثانی مطلع رہیں۔

(خاکسار غلام محمد اختر۔ سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن)

انجمن احمدیہ سامانہ کا جلسہ ملتوی

چونکہ انجمن احمدیہ سامانہ کو مقامی عہدہ داران ریاست نے انعقاد جلسہ کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے فی الحال یہ جلسہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ بعد حصول اجازت صحیح تاریخوں کا پھر اعلان کیا جائے گا۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library

جلسہ سالانہ پر دستکاری کی نمائش

گزشتہ سال کی طرح اب بھی سالانہ جلسہ پر انشاء اللہ صنعتی نمائش ہوگی احمدی خواتین براہ مہربانی دستکاری کی اشیاء سیدہ حضرت ام طاہر احمد سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔ اور چیزیں یکم دسمبر ۱۹۳۶ء تک پہنچ جائیں۔ حد ۱۰ر دسمبر تک۔

جو چیزیں وقف ہوں۔ ان کے ساتھ چٹ پر وقف تحریر فرمائیں۔ ہر چیز پر چٹ ضرور لگائی جائے۔ جس پر چیز کی اصل لاگت لکھی ہو۔ چیزوں کی اجرت سلسلہ کے لئے وقف ہے۔ اس لئے اصل لاگت پر ایک پائی بھی خود بخود نفع لگانا جائز نہ ہوگا۔ چیزوں کے ساتھ تفصیلی خط ضرور ہونا چاہیئے۔

گذشتہ سال مندرجہ ذیل مقامات سے چیزیں آئی تھیں۔

۱۔ قادیان (۲) حیدر آباد دکن (۳) شیخوپورہ (۴) لاہور (۵) شاہدرہ مقامی لجنہ اماء اللہ ان بہنوں کی بہت ممنون ہے۔ جنہوں نے گذشتہ سال کی نمائش میں چیزیں بھیجکر نمائش کی رونق کو دوبالا کیا۔ امید ہے۔ کہ اب پہلے سے بھی بڑھ کر کوشاں ہونگی۔ (مریم اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم)

۲۔ ایک مقدمہ بھی مجھ پر دائر کیا گیا ہے احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالٰی ہر شر سے محفوظ رکھے فیروز الدین قادیان (۲) میرے والد صاحب عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ فضل کریم خاں۔ گوجر خاں

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ شعبان ۱۳۵۵ھ

دہشت پھیلانے والوں کو ہمدردانہ مشورہ

گزشتہ چند دنوں سے لاہور میں آتشزدگی کے کئی ایک واقعات ایسے ہو چکے ہیں۔ جن کی غرض و غایت امراء میں دہشت انگیزی خیال کی جا رہی ہے۔ اور اس وجہ سے دولت مند طبقہ میں خوف و ہراس پیدا ہو رہا ہے۔ اگرچہ آتش زدگی کے ان واقعات میں کوئی جانی یا قابل ذکر مالی نقصان ابھی تک نہیں ہوا۔ کیونکہ آگ پر فوراً قابو پا لیا جاتا رہا ہے۔ لیکن وہ پوسٹر جو اس موقع پر دستیاب ہوتے رہے ہیں۔ ان کی یکسانیت بتاتی ہے۔ کہ یہ حادثات کسی ایک ہی پارٹی کی نادانی کا نتیجہ ہیں۔ بعض اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ لاہور میں کوئی منظم انقلابی پارٹی پیدا ہو گئی ہے لیکن ہمارے خیال میں یہ کہنا اسے خواہ مخواہ وقعت دینے اور پبلک کو خوفزدہ کرنے کے مترادف ہے۔ زیادہ سے زیادہ جو کچھ کہا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ چند ادنیٰ اور گرے ہوئے اخلاق کے لوگوں کی یہ حرکات ہیں۔ جن کے پیش نظر نہ تو کسی قسم کا انقلاب پیدا کرنا ہے۔ اور نہ ایسی چھچھوری اور بے ہودہ حرکات سے انقلاب پیدا ہوا کرتا ہے۔ بلکہ ان کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ دولتمندوں کو مرعوب کر کے اپنی فاقہ مستی کو عیش و عشرت میں تبدیل کر سکیں۔

مذکورہ بالا حادثات کے موقعہ پر جو پوسٹر پائے گئے۔ ان کا مضمون یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ "جن لوگوں کے پاس موٹر کاریں نہیں ہیں۔ وہ دل کی تسکین اسی صورت میں حاصل کر سکتے ہیں۔ کہ وہ امیر لوگوں کی کاروں کو آگ لگا دیں۔ اور ان متمول لوگوں کی خواہ سفید ہوں خواہ بھورے۔ خواہ مرد ہوں۔ خواہ عورتیں جائدادوں کو جو بھی ان کے ہاتھ لگیں۔ جلا دیں۔"

اس کے ساتھ اپنا پتہ یہ لکھتے ہیں۔ کہ "مکاری سے قتل کرنے والے سرخوں کی سوسائٹی"۔ ظاہر ہے۔ کہ اس طرح نہ تو امیروں کی حالت کو غربت میں بدلا جا سکتا ہے اور نہ اس قسم کی حرکات کرنے والے امیر بن سکتے اور موٹریں خرید سکتے ہیں۔ البتہ امن عامہ کو برباد کیا جا سکتا۔ اور خوف و ہراس پھیلایا جا سکتا ہے۔ مگر وہ بھی چند دن کے لئے۔ اگرچہ قانون شکنی کی گزشتہ تحریکوں نے ہندوستان میں اس قسم کا عنصر پیدا کر دیا ہے۔ جو چاہتا ہے کہ تشدد اور دہشت انگیزی پھیلا کر ملک کا امن و امان درہم برہم کر دے۔ لیکن عام طور پر اس قسم کی حرکات کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور ہر دور اندیش اور عاقبت بین انسان انہیں ہندوستان کی تباہی کا یقینی طریق سمجھتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی قابل اطمینان ہے۔ کہ حکومت اس قسم کی حرکات کا ارتکاب کرنے والوں کا قلع قمع کرنے کے لئے کافی مضبوط ہے۔ سابقہ تحریکات قانون شکنی جو اتنا عرصہ زندہ رہ سکیں تو اس کی وجہ محض یہ تھی۔ کہ ان میں تشدد اور دہشت انگیزی کا خفیف جزو شامل تھا۔ اور ان کے محرک بار بار یہ اعلان کرتے رہتے۔ کہ اس قسم کے تشدد سے کام لینے کا خیال بھی دل میں نہ لایا جائے۔ باوجود اس کے جب حکومت نے دیکھا کہ عدم تشدد کے دعویدار آہستہ آہستہ تشدد کی طرف سرکتے جا رہے ہیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی تمام تحریکات کا خاتمہ کر کے رکھ دیا۔ پس وہ حکومت جو عدم تشدد کے دعویداروں کی حرکات میں تشدد کا خفیف سا شائبہ محسوس کر کے ان کی ہر قسم کی سرگرمیوں کو روک سکتی ہے۔ اس کے لئے یہ کونسی مشکل بات ہے۔ کہ کھلم کھلا تشدد پر اتر آنے والوں کا صفایا کر دے۔ اور اگر لاہور میں کچھ ایسے سرپھرے پیدا ہو گئے ہیں۔ جو دہشت انگیزی کے ذریعہ کسی قسم کی کامیابی حاصل کرنے کی توقع رکھتے ہوں۔ تو ہم انہیں بتائے دیتے ہیں۔ کہ ان کی حرکات پر نہ صرف پبلک انتہائی نفرت و حقارت کا اظہار کرے گی۔ اور ان کے انسداد میں پوری سرگرمی سے کام لیگی۔ بلکہ حکومت بھی ان کو بہت جلد کیفر کردار کو پہونچا دے گی۔ پھر ساتھ ہی نہایت ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ہاتھوں نہ تو اپنے لئے ہلاکت کا گڑھا تیار کریں۔ اور نہ اپنے ملک اور اہل ملک کو مصائب میں مبتلا کریں۔ بلکہ اگر کچھ کر سکتے ہیں۔ تو ہندوستان کا وقار اور عظمت قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اہل ہند کی ترقی اور خوشحالی کے لئے جدوجہد کریں۔ اور اپنی زندگیاں وطن اور قوم کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔

اس وقت ترقی کی دوڑ میں ہندوستان کے سب سے پیچھے رہنے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ابھی تک ہندوستان میں ایسے نوجوان پیدا نہیں ہوئے جو صحیح معنوں میں اپنی زندگیاں اپنے وطن کے لئے وقف کر چکے ہوں۔ خود تکالیف اٹھا کر اور اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈال کر ایسی راہیں نکالیں۔ جو بام ترقی پر پہونچنے کے لئے ضروری ہیں۔ بھلا کسی کو مار کر یا نقصان پہونچا کر اپنی جان ضائع کر دینا بھی کوئی بہادری ہے۔ بہادری تو یہ ہے۔ کہ انسان دوسروں کو زندہ رکھنے اور فائدہ پہنچانے کے لئے اپنی زندگی صرف کرے۔ اور جب تک ہندوستان کے نوجوانوں میں یہ جذبہ نہیں پیدا ہوتا۔ اس وقت تک ہندوستان ترقی کی شاہراہ پر بھی قدم نہیں مار سکتا۔ ہم ان نوجوانوں سے جو دوسروں کو مالی نقصان پہنچانے یا ان کی جانیں لینے کو بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ یہ سراسر تباہ کن خیال اپنے دماغ سے نکال دیں۔ اور اپنے آپ کو ملک اور قوم کیلئے اس طرح مفید اور کار آمد بنا کر دکھائیں۔ کہ اپنے تو اپنے غیر بھی مرحبا کہنے کیلئے مجبور ہو جائیں۔ اس وقت ہندوستان کا ہر باشندہ ان کے کارناموں کو فخر کے ساتھ دنیا میں پیش کر سکے گا۔ اور اپنا سر بلند کر کے اقوام عالم میں بیٹھ سکے گا۔

سرکاری ملازمین پر ایک ناگوار پابندی

وہ تنگ دل اور متعصب افسر جو سرکاری اداروں پر قابض ہو کر فرقہ وارانہ ذہنیت کا ثبوت دیتے اور ماتحت ملازمین کے ساتھ انصاف کرنے کی بجائے ان کی حق تلفی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کے خلاف آواز اٹھانے اور حکومت کو توجہ دلانے کا ایک طریق یہ بھی تھا۔ کہ مجالس وضع قوانین کے ممبروں کے ذریعہ ان کے متعلق سوالات کرائے جا سکتے تھے۔ لیکن اب سرکاری ملازمین پر یہ پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اعلےٰ افسروں کے اعمال کے متعلق ممبروں کے ذریعہ کونسلوں میں کوئی استفسار نہ کرا سکیں گے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اگر کوئی اعلےٰ افسر اپنے صیغہ میں کسی قسم کی بے انصافی کا مرتکب ہوگا۔ تو اس کا ازالہ تو الگ رہا۔ اس کا ذکر تک بھی زبانوں پر نہ آ سکیگا اور چونکہ اس قسم کی ناانصافیوں کا شکار عام طور پر مسلمان ہوتے ہیں۔ اس لئے سب سے زیادہ انہی کو نقصان پہنچے گا۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ اس نئی پابندی کو دور کر دے۔ تاکہ سرکاری ملازم بھی حصول انصاف سے محروم نہ ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library

ذکر و فکر

فتنۂ داؤد علیہ السلام

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد۔ اور جالوت ہے میرا شکار
(مسیح موعود)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں۔
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ
اور یاد کر ہمارے بندے داؤد
ذَا الْاَيْدِ ج اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝
صاحب قوت کو۔ یقیناً وہ رجوع کرنیوالا تھا
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ
یقیناً مسخر کیا ہم نے پہاڑوں کو اس کے ساتھ
يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝
جو تسبیح کہتے تھے سورج ڈھلے اور سورج نکلے
وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ط كُلٌّ لَّهٗ
اور جانور اکٹھے کئے ہوئے ہر ایک اس کے
اَوَّابٌ ۝ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ
مطیع تھے۔ اور محکم کی ہم نے اسکی سلطنت
وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ
اور دی ہم نے اس کو حکمت اور فیصل کرنے
الْخِطَابِ ۝ وَهَلْ اَتٰىكَ
والی بات۔ اور کیا آئی ہے تیرے پاس
نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُوا
خبر جھگڑنے والوں کی جب وہ کود پڑے
الْمِحْرَابَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى
قلعہ کی دیواروں سے۔ جب وہ آئے
دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا
داؤد کے پاس تو ڈر گیا ان سے کہا انہوں نے

لَا تَخَفْ ج خَصْمٰنِ بَغٰى
مت ڈر۔ ہم دو جھگڑنے والے ہیں زیادتی کی ہے
بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ
ہم میں سے ایک نے دوسرے پر پس فیصلہ کر
بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ
ہمارے درمیان سچا۔ اور مت زیادتی کر
وَاهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ
اور ہدایت کر ہم کو طرف سیدھی راہ کے
اِنَّ هٰذَاۤ اَخِيْ قف لَهٗ تِسْعٌ
یقیناً یہ ہے میرا بھائی۔ اس کی ننانوے
وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ
دنبیاں ہیں۔ اور میری ہے
نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ قف فَقَالَ
ایک دنبی اور یہ کہتا ہے
اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ
کہ دے دے مجھے وہ بھی اور دبا لیا ہے
فِي الْخِطَابِ ۝ قَالَ لَقَدْ
مجھ کو بحث میں۔ کہا داؤد نے یقیناً
ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ
ظلم کیا اس نے تجھ پر مانگ کر تیری دنبی
اِلٰى نِعَاجِهٖ ط وَاِنَّ كَثِيْرًا
شامل کرنے کو اپنی دنبیوں میں۔ اور یقیناً بہت
مِّنَ الْخُلَطَاۗءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ
شراکت والے زیادتی کرتے ہیں ایک

عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
دوسرے پر بجز ان کے جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ
اور عمل کئے اچھے۔ اور کم
مَّا هُمْ ط وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا
ہیں وہ۔ اور جانا داؤد نے یہ کہ
فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ
کچھ آزمایا ہے ہم نے اس کو پھر بخشش مانگی اپنے
وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۝
رب سے اور گر پڑا رکوع کرتا ہوا اور رجوع کیا حق
فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ط
تو بخشا ہم نے اس کو یہ
وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا
اور بے شک اس کے لئے ہمارے نزدیک
لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝
مرتبہ ہے قرب کا اور اچھی ہے جگہ لوٹ جانیکی
يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ
اے داؤد بنایا ہے ہم نے تجھ کو
خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ
خلیفہ زمین میں
فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ
پس فیصلہ کر درمیان لوگوں کے
بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى
برحق۔ اور مت پیروی کر ہوا و ہوس کی
فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ
ورنہ وہ گمراہ کر دے گی تجھ کو راہ
اللّٰهِ ط اِنَّ الَّذِيْنَ
خدا سے یقیناً وہ جو
يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
گمراہ ہوتے ہیں راہ خدا سے

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ
ان کے لئے عذاب ہے سخت
بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝
بوجہ اس کے کہ وہ بھول گئے دن حساب کا۔

میں ایک دن سورۃ صٓ کا دوسرا رکوع پڑھ رہا تھا۔ کہ یک دم سارا قصہ فتنۂ داؤد علیہ السلام کا میری آنکھوں کے سامنے آگیا۔ اور میں متعجب ہوا۔ کہ اتنے بڑے نبی پر لوگوں نے کیسے کیسے بہتان باندھ رکھے ہیں۔ اور ساتھ ہی مجھے اس کے لکھنے کے لئے یوں تحریک پیدا ہوئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے تئیں کئی جگہ حضرت داؤد علیہ السلام کا مثیل اور ہمنام بیان فرمایا ہے۔ اور ان کی محبت مجھے مجبور کرتی ہے۔ کہ ان کے مثیل یعنی داؤد علیہ السلام کا ذکر اس واسطے شائع کردوں۔ تاکہ جو غلط فہمی عوام الناس کو ان کے متعلق ہے۔ اور بکثرت کتابوں میں یا تفسیروں میں بیان کی گئی ہے وہ جلد سے جلد دور ہو جائے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ اصل جو قرآن مجید سے لیا گیا ہے۔ کہ سب انبیاء معصوم ہیں۔ وہ ثابت ہو جائے۔ اس امر کے ثبوت کے لئے میں یہاں کوئی تفسیر نہیں لکھونگا۔ نہ میں اس کا اہل ہوں بلکہ سادہ عبارت میں اس رکوع کا مضمون اور حاصل مطلب بیان کردونگا۔ بہتر ہوگا۔ کہ احباب پڑھنے سے پہلے وہ آیات جو شروع میں لکھی گئی ہیں۔ پھر پڑھ لیں۔ اور اس کے ترجمہ کو بھی ایک نظر دیکھ لیں۔ پھر آگے چلیں۔ اور وہ قصہ میرے الفاظ میں یوں ہے:۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی قوت بازو سے ایک حکومت بنی اسرائیل کے لئے قائم کر لی۔ مگر وہ ابھی تک نبوت کے عہدہ پر سرفراز نہیں ہوئے تھے ہاں یہ تھا۔ کہ بادشاہت کے ساتھ انتظام مملکت اور معرفت اور خوش تقریری انہیں اعلیٰ درجہ کی موجود تھی۔ ایک دفعہ ان کو اپنے کسی زبردست دشمن سے جنگ کے لئے اپنا لشکر روانہ کرنا پڑا اور ضرورت حقہ کے ماتحت انہوں نے کمال حکمت اور دانائی کے ساتھ فوج کے افسروں کا انتخاب کیا۔

ان میں سے ایک شخص اوریاہ بھی تھا۔ لشکر گیا۔ اور جنگ ہوئی۔ اور فتح بھی۔ مگر بچارا اوریاہ رہیں میدانِ جنگ میں دادِ شجاعت دیتا ہوا مارا گیا۔ حضرت داؤد کو اس کا بہت صدمہ ہوا۔ اور اس کے پسماندگان سے اظہارِ ہمدردی کے طور پر انہوں نے اپنی "معرفت" سے یہی سمجھا۔ کہ اب میں اس خاندان کی تالیفِ قلوب۔ اور اپنے ایک جرنیل کی وفاداری کی جزا کے طور پر اس کی بیوہ سے شادی کر لوں تاکہ ان کی اشک شوئی ہو جائے۔ اور وہ سارا خاندان معزز ہو جائے۔ بعینہٖ اس طرح جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابیہ بیوہ عورتیں خود اپنے نکاح میں لے لی تھیں۔ جیسے حضرت سودہ اور حضرت ام حبیبہ۔ اب یوں ہوا۔ کہ اتفاقاً وہ اوریاہ کی بیوہ شکل میں بھی حسین و جمیل تھی۔ چنانچہ پیغام گیا۔ اور نکاح ہو گیا۔ جب نکاح ہو گیا۔ تو دو قسم کے لوگ فوراً داؤدؑ کی مخالفت میں اٹھ کھڑے ہوئے کچھ تو وہ جو اُس حسینہ عورت سے خود شادی کی خواہش رکھتے تھے۔ اور کچھ وہ جو داؤد کی حکومت کی مضبوطی کی وجہ سے اس سے رنجیدہ تھے۔ اور خود بادشاہ بننا چاہتے تھے یا سزا یافتہ تھے۔ یہ دونوں پارٹیاں یعنی عاشق پارٹی اور پولیٹیکل پارٹی فوراً ایسا عمدہ موقعہ پا کر مل گئیں۔ اور انہوں نے خفیہ خفیہ کمیٹیاں کر کے تمام ملک میں آگ لگا دی۔ ہزاروں کمزور اور منافق ان میں شامل ہو گئے۔ اور گھر گھر یہ چرچے ہونے لگے۔ کہ اوریاہ کی خوبصورت جورو چھیننے کے لئے اسے لڑائی میں بھیج کر مروا دیا۔ اور داؤد نے سب کچھ جان کر اور سکیم بنا کر یہ کام کیا ہے۔ بڑا ظلم ہوا۔ بڑا اندھیر ہو گیا۔ غرض خونخوار لوگوں کو اکسایا گیا اور اس عورت کے سابق امیدواروں کو بھڑکایا گیا۔ اور بجائے کھلم کھلا نام لے کر بات کرنے کے مجلسوں میں ایسے پردہ میں باتیں کی جانے لگیں۔ کہ بھائیو۔ اگر ایک بھائی کے پاس ننانوے دنبیاں ہوں۔ تو کیا وہ دوسرے بھائی سے جس کے پاس صرف ایک دنبی ہو۔ یہ کہنے کا حق رکھتا ہے۔ کہ تو اپنی ایک دنبی بھی مجھے دیدے۔ یا یہ جائز ہے کہ وہ ناحق اسے غصب کر لے۔ غرض پردے پردے میں ایسے ایسے چٹ پٹے اور موثر الفاظ میں داؤد پر الزامات لگائے گئے کہ ملک بھر میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک آگ پھیل گئی۔ اور کئی بظاہر بڑے بڑے ثقہ آدمی بھی پھسل گئے۔ آخر اس کا اثر یہاں تک ہوا۔ کہ چند نوجوان جن کی طبیعت بہت جوشیلی تھی۔ اور شائد ایک ان میں سے اس عورت کا طلبگار اور دوسرا سلطنت کا طلبگار تھا۔ یا وہ خود تو نہ تھے۔ مگر ان کے کرایہ کے آدمی تھے۔ داؤد علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے آدھی رات کو قلعہ کی دیوار پر سے کود کر ان کے شب خوابی کے کمرہ میں جا پہنچے۔ آگے جا کر بجائے اس کے کہ داؤد کو سوتا ہوا پاتے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور مناجات کر رہے ہیں۔ وہ قاتل ذرا اوٹ میں ہو گئے۔ مگر داؤد نے ان کا کھٹکا سُن لیا۔ اور سلام پھیر کر پوچھا۔ کہ کون ہے۔ اور آگے بڑھ کر دیکھا۔ تو دو تین آدمی کھڑے تھے۔ کڑک کر پوچھا۔ کہ تم کون ہو۔ اور یہاں کیوں آئے ہو۔ بھلا ان بزدلوں کی اس پہلوان کے آگے کیا حقیقت تھی۔ ڈر گئے۔ اور ڈر کے مارے اور تو کچھ یاد نہ رہا۔ فوراً ان کے مُونہہ سے وہی قصہ نکلا۔ جو دن کی مجلسوں میں ایسے لوگ ہمیشہ بیان کیا کرتے تھے۔ یعنی حضور میرے اور اس دوسرے شخص میں جھگڑا ہو گیا تھا۔ اور وہ اتنا بڑھا۔ کہ لڑائی اور قتل تک کا خوف ہو گیا۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ چلو ابھی داؤد کے پاس چلیں۔ اور خواہ پچھلی رات کا وقت ہے۔ مگر اس کا فیصلہ اسی وقت کرائیں۔ تاکہ فساد موقوف ہو۔ اور وہ یہ جھگڑا ہے۔ کہ یہ میرا حصہ دار یا بھائی والا ہے۔ اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک مگر یہ کہتا ہے کہ یہ ایک بھی مجھے دیدے۔ اور مجھے بحث اور تکرار میں دبا لیتا ہے۔ حضرت داؤدؑ نے فرمایا۔ کہ اس شخص نے ایسا سوال کرنے سے بڑا ظلم کا پہلو اختیار کیا ہے۔ اور واقعی بہت سے حصہ دار جو دُنیا دار ہیں ایسے ہی ہیں۔ مگر دیکھو معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم نے شاید یہ قصہ سُنا کر مجھ پر طعنہ کیا ہے۔ لیکن یہ اعتراض مجھ پر صادق نہیں آتا۔ کیونکہ ایماندار اور نیک بخت اور نیک عمل لوگ کبھی ایسی حرکتیں نہیں کرتے۔ مگر چونکہ وہ تھوڑے ہیں۔ اس لئے تم لوگ کثرت پر قلت کا بھی خیال کر بیٹھتے ہو۔ اور ہم کو بھی عام لوگوں کی یا شہوت پرست اور غاصب اور منتقم سمجھ بیٹھتے ہو۔ کیا تم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ کہ جب تم دیوار پر سے کودے تھے۔ تو میں رات کے اس حصہ میں نماز میں مصروف تھا۔ سو جو شخص اپنا نرم اور گرم بستر اور پلنگ اور بیویوں کا پہلو خدا کی رضا کے لئے آدھی رات سے صبح تک ترک کر دیتا ہے اور تنہائی میں اپنے رب کے آگے مناجات کرتا رہتا ہے۔ اور کئی کئی بیویوں کے ہوتے ہوئے ان میں سے ایک کی بھی پروا نہیں کرتا۔ بھلا اس کی نسبت یہ وہم بھی آسکتا ہے کہ وہ شہوت پرست یا کسی حسین جورو کا طالب ہے۔ جو وقت رات کا اور عیش کرنے کا تھا۔ اس وقت تو وہ کمر کس کر خدا کے آگے کھڑا ہو کر روتا ہے۔ اور دن کو وہ نہ صرف سلطنت کا کام کرتا ہے۔ بلکہ دائماً ہر دوسرے دن روزہ بھی رکھتا ہے۔ جسے تمام رعایا پہلے سے ہی جانتی ہے تو اس پر یہ بدظنی کرنا کہ وہ لوگوں کو مروا کر ان کی عورتیں نکاح میں لاتا ہے۔ کیا یہ باتیں کسی کے دماغ میں گھسنے والی ہیں؟

یہ کہہ کر حضرت داؤد نے ان کو تو گھر سے باہر نکالا۔ مگر یہ بات سمجھ لی۔ کہ یہ فتنہ اب اس حد تک بڑھ گیا ہے۔ کہ لوگ میرے قتل کے درپے ہو رہے ہیں۔ اب اس کا علاج سوائے دُعا اور گریہ وزاری اور استغفار کے کوئی نہیں۔ چنانچہ ان کو رخصت کر کے وہ خدا کے حضور گر پڑے۔ اور نہایت عاجزی سے اس کی حفاظت کے طالب ہوئے۔ اور اس قدر دعا اور تضرع اور عاجزی کی۔ کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آگئی اور اس کی طرف سے وحی نبوت ان پر نازل ہوئی۔ اور ان کو کہا گیا۔ کہ اے داؤد ہم نے تجھے بادشاہ تو بنایا تھا۔ اب تجھے خلعتِ نبوت پہنا کر اپنا خلیفہ بھی بناتے ہیں۔ اور پہلے تو بحیثیت ایک بادشاہ کے تیرے ہر وقت مارے جانے کا امکان بھی تھا۔ اور دشمن تجھ پر غالب آسکتے تھے۔ مگر نبوت والی خلافت ملنے کے بعد اب یہ ناممکن ہے۔ کہ تو مارا جا سکے۔ یا کوئی تجھ پر غالب آسکے۔ جا اب بے فکر ہو جا۔ اور ڈنکے کی چوٹ دربار میں بیٹھ کر اس اتہام کی تفتیش کر کے عدل و انصاف سے فیصلہ کر اور کسی منافق کی بات نہ مانیو۔ ورنہ شریر لوگ تجھے دھوکا دینے میں کسر نہ رکھیں گے بلکہ ان شریروں اور مفسدوں اور منافقوں کو ایسی سخت سزائیں دیجیو۔ کہ ان کو چھٹی کا دودھ یاد آجائے۔

سو یہ اصلی قصہ تھا۔ اور اس پر کوئی اعتراض کی گنجائش نہ تھی مگر پھر بھی داؤدؑ کو مفسد ٹھیرانے اور انبیاء کی مقدس جماعت کو بدنام کرنے والے دشمنوں نے اس کہانی کو عجیب رنگ میں گھڑ دیا تھا۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح آدمؑ اول کو مفسد اور خونی ٹھہرایا گیا تھا۔ تاکہ نوبت یہاں تک پہنچی تھی۔ کہ قرآن مجید جو اس کی بریت کے لئے نازل ہوا تھا۔ خود اس کی آیتوں اور لفظوں کو بھی توڑ مروڑ کر وہی پہلی گندی باتیں اس پاک نبی کی طرف منسوب کی جاتی تھیں۔ بعینہٖ اس طرح جس طرح آجکل بعض لوگ اولوالعزم کے معنے ضدی کے اور ظل کے معنے پیروں کے نیچے آجانے والے سایہ کے کر لیتے ہیں۔ سو خدا نے نہ چاہا۔ کہ ہمیشہ کے لئے ایسا دھوکا چلتا رہے اور اس نے انہی الفاظ اور اسی حکایت سے اپنے پیارے اور اپنے عاشق بندے داؤد کی بریت ثابت کر دی۔ اور احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیضان کی برکت سے کی۔ سو پڑھو قرآن کے اصلی الفاظ کو۔ اور ملاؤ حرف بحرف اس بیان کو اصلی آیتوں کے ساتھ۔ اور پاک کرو اپنے دل کو داؤدؑ کی طرف سے۔ اور درود بھیجو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جن کی طفیل یہ پاکدامنی گزشتہ انبیاء کو نصیب ہوئی۔ اور ہمیشہ تسلی کرو ایسے قصوں کے انبیاء کی شان کے مطابق۔ اور یہ عملی شکریہ ہے ہماری طرف سے داؤد علیہ السلام کا بدلے اس مماثلت کے۔ جو ان کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوئی۔ اور اس کی وجہ سے ہم بھی آل داؤد کہلائے۔ اور اعملوا آل داؤد شکراً کے ماتحت ہم صرف زبانی ہی ان پر صلوات وسلام بھیجنے پر اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ عملی شکریہ ان کا اپنے کاغذ اور اپنے قلم اور اپنے اخبار کے ذریعہ سے ادا کرتے ہیں اور اسی خدا کا شکر بھی کرتے ہیں جس نے ہم کو یہ سمجھایا اور دقتیں دور کر دیں۔ اور الزام کو رفع کر دیا۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ؛؛

Digitized by Khilafat Library

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی "وحی نبوت" نہ تھی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مولوی محمد علی صاحب کے قیاسات

۲

رحمانی وحی قطعی اور یقینی ہوتی ہے

خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہونیوالی وحی کے لئے ایک ضروری نشان یہ ہے کہ وہ یقینی ہو۔ افسوس ہے مولوی محمد علی صاحب نے اس امر میں بھی لغزش کھائی ہے۔ اور اپنی کتاب میں لکھا ہے۔

"وحی نبوت پہلی وحی نبوت کی تصدیق کرتی ہے۔ یعنی اس میں سے سچ کو سچ کر دکھاتی ہے۔ اور جو اس میں غلطیاں داخل ہو گئی ہوں ان کو چھوڑ دیتی ہے۔ اس لئے وہ پہلی وحی کی مصدق کہلاتی ہے۔ مگر وحی ولایت چونکہ کسی نبی متبوع کے کتاب کے ماتحت ہوگی۔ اس لئے جب تک نبی متبوع کی کتاب اور سنت پر عرض کر کے اس کی تصدیق نہ ہو جائے۔ اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوتی۔" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۳۵)

کیوں وحی ولایت قابلِ قبول نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ مولوی صاحب یہ تحریر فرماتے ہیں۔

"کیونکہ اس (نبی کی) وحی سے لوگوں کی ہدایت وابستہ ہوتی ہے۔ اس لئے نبی جو وحی اس طرح پر پاتا ہے۔ وہ چونکہ یقیناً ہر قسم کی غلطی سے مبرا ہوتی ہے۔ اور خاص پہرہ اور حفاظت میں اتاری جاتی ہے۔ اس لئے ایسی وحی کسی پہلی کتاب پر پیش نہیں کیجاتی" (صفحہ ۳۶)

گویا ولی کی وحی کا اپنے نبی متبوع کی کتاب اور سنت پر پیش کرنے سے قبل اس لئے قبول کرنا منع ہے۔ کہ اسمیں غلطی کا احتمال ہے۔ ممکن ہے کہ وہ شیطانی ہو۔ چنانچہ اسی کے ثبوت میں انہوں نے شیخ عبد القادر صاحب جیلانی کا وہ خواب پیش کیا ہے جس میں آپ سے کہا گیا تھا۔ کہ اے عبد القادر ہم تم سے راضی ہو گئے۔ اب تجھے نماز روزہ تکالیف شرعی میں پڑنے کی ضرورت نہیں (دیکھو صفحہ ۳۷)

یاد رہے کہ مولوی صاحب کا یہ فتویٰ تمام لوگوں کی وحی کے متعلق ہے جو کسی نبی کے تابع

ہیں۔ اور انہی میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی شامل کرتے ہیں۔

اب آئیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد مطالعہ فرمایئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اسجگہ یہ نکتہ خوب توجہ سے یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ جو الہامات ایسے کمزور اور ضعیف الاثر ہوں وہ ملہم پر مشتبہ رہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے ہیں یا شیطان کی طرف سے وہ درحقیقت شیطان ہی کیطرف سے ہوتے ہیں یا شیطان کی آمیزش سے۔ اور گمراہ ہے وہ شخص جو ان پر بھروسہ کرتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ انسان جو اس خطرناک ابتلا میں ماخوذ ہے۔ کیونکہ شیطان اس سے بازی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو ہلاک کرے" (نزول المسیح صفحہ ۱۴۷)

پھر حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

"خدا تعالےٰ کا مکالمہ مخاطبہ ہی تو اصل جڑ ہے معرفت کی اور تمام برکات کا سرچشمہ ہے۔ اگر اس امت پر یہ دروازہ بند ہوتا۔ تو سعادت کے تمام دروازے بند ہوتے۔ مگر مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے مراد اس قسم کے کلمات نہیں جن کی نسبت خود ملہم متردد ہو کر آیا وہ شیطانی ہیں یا رحمانی ایسے بے برکت کلمات جنمیں شیطان بھی شریک ہو سکتا ہے۔ شیطانی ہی سمجھنے چاہئیں کیونکہ خدا تعالےٰ کے روشن اور بابرکت اور لذیذ کلمات شیطان کے کلمات سے مشابہ نہیں ہو سکتے۔ اور جن دلوں میں بباعث طہارت کاملہ شیطان کا کچھ حصہ نہیں رہتا۔ ان کی وحی میں بھی شیطان کا کوئی حصہ نہیں رہتا اور شیطان انہی نجس دلوں پر اترتا ہے۔ جو شیطان کی طرح اپنے اندر ناپاکی رکھتے ہیں۔ پاک نفسوں پر پاک کلام نازل ہوتا ہے۔ اور پلید نفسوں پر پلید کا اور اگر ایک انسان اپنے الہام میں متحیر ہے۔ اور نہیں جانتا کہ وہ شیطان کی طرف سے ہے یا خدا کی طرف سے ایسے شخص کا الہام اس کیلئے

آفت جان ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ وہ اس الہام کی بنا پر کسی نیک کو بد قرار دے حالانکہ وہ سراسر شیطانی تعلیم ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ایک امر کو جو الہام کے ذریعہ اس کو معلوم ہوا ہے خدا کا امر سمجھکر اس کو بجا لادے حالانکہ وہ شیطان نے حکم دیا ہو۔ اور اسی طرح یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ایک حکم شیطان کا حکم سمجھکر ترک کر دے۔ حالانکہ وہ خدا تعالےٰ کا حکم ہو" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ایڈیشن اول صفحہ ۱۸۱)

پس سچے الہام کا ذاتی وصف یہ ہے۔ کہ وہ یقینی اور قطعی ہو۔ اس طرح اس میں غلطی کا احتمال ہی نہیں ہوتا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک وحی الٰہی سچی بھی ہو۔ اور پھر اس میں کذب و زور کا احتمال ہو۔ یا یہ احتمال ہو۔ کہ ممکن ہے۔ یہ شیطانی ہو اور شریعت کے خلاف۔

ولی کا اپنی وحی کو کتاب اللہ پر پیش کرنا

پھر ولی اپنے الہام قطعی کو اپنے نبی متبوع کی وحی پر کیوں پیش کرتا ہے۔ یہ ایک سوال ہے۔ جس کا مجھے جواب دینا ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ وحی ولایت میں غلطی کا احتمال ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ ولی کی وحی شیطانی ہو۔ اسے ہم تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق ہمارا یقین ہے۔ کہ وحی الٰہی فی ذاتہٖ یقینی اور قطعی ہوتی ہے۔ اور اپنی صداقت کے آثار بیشمار اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ حتیٰ کہ ملہم کو شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں رہنے دیتی۔ اُسے قرآن پر پیش کرنے کے کیا معنے۔

اس سوال کا جواب میں مولوی محمد علی صاحب ہی کے الفاظ میں دونگا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق کے زمانہ میں زبان و قلم سے آپ کی تائید میں کھڑے تھے۔ وہ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جو لوگ الہام کو کتاب اللہ پر عرض کرنے کے حکم سے اس کا ظنی ہونا نکالتے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ الہام غیر نبی میں وسوسہ شیطانی کا احتمال ہے۔ تبھی ملہم اس کو کتاب اللہ پر عرض کر کے یہ دیکھتا ہے۔ کہ وہ مخالف کتاب اللہ اور وسوسہ شیطانی تو نہیں۔ اس میں یہ احتمال نہ ہوتا۔ تو اس کو کتاب اللہ پر عرض کر کے اس کا مخالف کتاب اللہ نہ ہونا کیوں دیکھتا۔

اور اس خیال سے شاید وہ ہمارے پیش کردہ نظیر کا نظیر الہام ہونا تسلیم نہ کریں۔ اور الہام غیر نبی کو اس سونے کی نظیر قرار دیں۔ جو کسی رستہ سے کوئی پائے۔ اور اس کے سونے یا پیتل ہونے میں متردد ہو کر صراف سے پوچھے۔ کہ یہ پیتل تو نہیں ہے؟ مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ ہمارے اصول پر اس الہام میں جس کو ہم نے قطعی کہا ہے۔ گو شروع میں قبل استحکام و استقرار الہام وسوسہ کا احتمال ہے اور اس وقت اس کو ظنی کہا جا سکتا ہے مگر جب اس کا قیام و استقرار ہو جاتا ہے تب ملہم کے دل میں اس کا یقین کوٹ کوٹ کر بھرا جاتا ہے۔ اور اس میں وسوسہ شیطانی کا احتمال نہیں رہتا۔ اور نہ اس وقت اس کو ظنی کہا جا سکتا ہے۔ اس وقت اس کا عرض کتاب اللہ پر محض ادب و تعظیم و اظہار متابعت شریعت کے لئے ہوتا ہے۔ نہ اس خیال و احتمال سے کہ وہ کتاب اللہ کے مخالف تو نہیں ہے اس حالت میں وہ کتاب اللہ کے مخالف ہو ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا وہ اس سونے کی نظیر نہیں ہو سکتا۔ جس کو کسی نے راستہ میں پایا ہو اور اس کے سونے اور پیتل ہونے میں تردد ہو اور اس تردد کے سبب وہ صرافوں کو دکھاتا پھرتا ہو۔ اس حالت میں تو وہ اسی خالص سونے کی یا اس دُر یتیم کی نظیر ہے جس کے سونے اور موتی ہونے میں یا بندہ کو کوئی شک نہیں ہوتا۔ اور بادشاہ وقت سے وہ اس کے کام لانے کی اجازت صرف اس کی بادشاہی کے ادب کے خیال سے حاصل کرتا ہے۔"

(ریویو براہین احمدیہ مولوی محمد حسین بٹالوی صفحہ ۱۲۳)

Digitized by Khilafat Library

اس میں صرف قابل ترمیم امر یہ ہے کہ ملہم صادق کا الہام کسی صورت میں بھی ظنی نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب وہ نازل ہوتا ہے تو ملہم کے دل میں ایک مضبوط میخ کی طرح گڑ جاتا ہے۔ اور اس قدر ہیبت اور شوکت اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ اس کے دل پر محیط ہو جاتا ہے۔ پس ملہم صادق کا اپنے الہام کو اپنے نبی متبوع کی کتاب پر پیش کرنا محض ادب و تعظیم و اظہار متابعت کے لئے ہوتا ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ اس کے وسوسہ شیطانی ہونے یا مخالف کتاب اللہ ہونے کا گمان کرتا ہے۔ معاذ اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالات اسلام صلا۲۳ پر فرماتے ہیں:۔

ولا یخالفہ الہام الملہمین الصادقین

کہ ملہم صادق کا الہام ہرگز قرآن کے خلاف نہیں ہوتا۔

امام عبد الوہاب شعرانی اپنی کتاب میزان کبریٰ کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں۔

فانہ حینئذٍ لایکون الاموافقاً

لھا۔ کہ یقینی الہام ہمیشہ شریعت کے موافق ہوتا ہے۔

پھر اسی کتاب کے ص۲۲ پر فرماتے ہیں۔

فانہ ماثم لنا دلیل واضح یرد اھل الکشف ابداً لاعقلاً ولا نقلاً ولا شرعاً لان الکشف لایأتی الاموٴیداً للشریعۃ دائماً

یعنے ہمارے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں جو اہل کشف کی تردید کرے۔ نہ عقلی نہ نقلی اور نہ ہی شرعی کیونکہ کشف ہمیشہ شریعت سے مؤید ہوتا ہے۔ پس وحی الٰہی الہام یقینی اور کشف صحیح ہرگز شریعت کے خلاف نہیں ہوتا۔ اور اسے کتاب اللہ پر پیش کرنا محض ادب اور تعظیم اور اظہار متابعت کے لئے ہوتا ہے۔

کیا صرف مطابق شریعت ہونا الہام کی سچائی کی دلیل ہے

اگر مولوی محمد علی صاحب کے اصل کو مدنظر رکھا جائے۔ تو ان کے نزدیک کسی الہام و وحی کا مطابق شریعت ہونا ہی اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ خواہ وہ فی ذاتہ یقینی و قطعی ہو یا ظنی باشکی حالانکہ یہ ایسا معیار ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت صفائی اور صریح الفاظ میں رد فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

"ان کا خیال ہے۔ کہ دلوں میں القاء ہوتا ہے۔ مگر نہیں معلوم کہ وہ القاء شیطانی ہے یا رحمانی ہے۔ اور نہیں سمجھتے کہ ایسے القاء سے ایمانی حالت کو فائدہ کیا ہوا۔ اور کونسی ترقی ہوئی۔ بلکہ ایسا القاء تو ایک سخت ابتلا ہے۔ جس میں معصیت کا اندیشہ اور ایمان جانے کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اگر ایسی مشتبہ وحی میں جو نہیں معلوم شیطان سے ہے یا رحمان سے ہے۔ کسی کو تاکیدی حکم ہو کہ یہ کام کر تو اگر اس نے وہ کام نہ کیا اس خیال سے کہ شائد یہ شیطان نے حکم دیا ہے۔ اور دراصل وہ خدا کا حکم تھا۔ تو یہ انحراف موجب معصیت ہوا۔ اور اگر اس حکم کو بجا لایا اور اصل میں شیطان کی طرف سے وہ حکم تھا۔ تو اس سے ایمان گیا۔ پس ایسے الہام پانے والوں سے وہ لوگ اچھے رہے۔ جو ایسے خطرناک الہامات سے جن میں شیطان بھی حصہ دار ہو سکتا ہے۔ محروم ہیں۔ ایسے عقیدہ کی حالت میں عقل بھی کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ ممکن ہے کہ کوئی الہام الٰہی ایسا ہو جیسا کہ موسےٰ کی ماں کا تھا۔ جس کی تعمیل میں اس کے بچہ کی جان خطرہ میں پڑتی تھی۔ یا جیسا کہ خضر علیہ السلام کا الہام تھا۔ جس نے بظاہر حال ایک نفس زکیہ کا ناحق خون کیا۔ اور چونکہ ایسے امور بظاہر شریعت کے خلاف ہیں۔ اس لئے شیطانی دخل کے احتمال سے کون ان پر عمل کریگا۔ اور بوجہ عدم تعمیل معصیت میں گرے گا۔ اور ممکن ہے کہ شیطان لعین کوئی ایسا حکم دے۔ کہ بظاہر شریعت کے مخالف نہ ہو۔ اور دراصل بہت ہی فتنہ اور تباہی کا موجب ہو۔ یا پوشیدہ طور پر ایسے امور ہوں۔ جو موجب سلب ایمان ہوں۔ پس ایسے مکالمہ مخاطبہ سے فائدہ کیا ہوا؟"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ایڈیشن اول ص۹۵-۹۶)

یہ کلمات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ وحی اور الہام کا یقینی اور قطعی ہونا ضروری ہے۔ اگر وہ قطعی اور یقینی نہ ہو۔ تو گو بظاہر موافق شریعت بھی ہو۔ تو بھی فتنہ اور تباہی کا موجب ہو سکتا ہے۔ پس مولوی محمد علی صاحب کا معیار غلط اور بالکل غلط ٹھہرا۔ کہ الہام کا مطابق شریعت ہونا ضروری ہے قطعی ہو یا نہ ہو۔

ہر یقینی وحی کیفیت میں مساوی نہیں ہوتی

اس سے قبل میں نہایت وضاحت سے بیان کر چکا ہوں۔ کہ ہر وحی اور الہام جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ وہ یقینی اور قطعی ہوتا ہے۔ جو الہام اپنے ساتھ یقین اور وثوق نہیں رکھتا۔ وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ قطعی اور یقینی وحی کے بھی مختلف مدارج ہیں۔ کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تجلی ہر ایک ملہم کی صفائی فطرت کے مطابق اس پر ظاہر ہوتی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جو شخص سب سے زیادہ صاف اور پاک فطرت کا مالک ہوگا۔ اس کی وحی اور الہام بھی سب سے زیادہ خوبیوں پر مشتمل ہوگا۔ چونکہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہیں اس لئے آپ کو وہ وحی ہوئی جس کے درجہ کی وحی آپ سے قبل کسی ابن آدم کو نصیب نہیں ہوئی۔ اور نہ ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جس قدر مختلف استعدادیں قوس بشریت میں داخل ہیں۔ ان میں سے صرف ایک ہی استعداد ہے جو سب استعدادات کی نسبت بلند تر اور کامل تر ہے۔ اور ثبوت اس بات کا جو صاحب اس استعداد کامل کا اصلی و حقیقی طور پر جناب سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان پیشگوئیوں سے ہو سکتا ہے جن میں سے بعض کو ہم نے اسی حاشیہ میں لکھ دیا ہے۔ اور نیز ایک عمدہ ثبوت اس بات کا قرآن شریف سے بھی مل سکتا ہے کیونکہ کمالیت وحی حسب کمالیت مورد وحی ہوا کرتی ہے۔ جس قدر کسی مورد وحی کی استعداد بلند ہوتی ہے۔ جوہر فطرت مصفیٰ ہوتا ہے۔ جذبات محبت نمایاں ہوتے ہیں۔ اور حرکات شوقیہ میں تیزی اور گرمی ہوتی ہے۔ اور وفا اور صدق میں قیام اور استحکام ہوتا ہے۔ اسی قدر اس کی وحی میں کمال ہوتا ہے۔ اب ہماری طرف سے یہ دعوےٰ ہے جسکو ہم بمقابل ہر ایک فریق کے ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ کہ وحی قرآنی اپنی تعلیم اور اپنے معارف اور برکات اور علوم میں ہر ایک وحی سے اقویٰ و اعلےٰ ہے" (سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص۲۴۷)

ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

القرآن الکریم کتابٌ قد ثبت تواترہ لفظاً لفظاً وھو وحی متلو قطعی یقینی ومن شک فی قطعیتہ فھو کافر مردود عندنا ومن الفاسقین۔ والقرآن مخصوصٌ بالقطعیۃ التامۃ ولہ مرتبۃ فوق مرتبۃ کل کتاب وکل وحی ما مسہ ایدی الناس واما غیرہ من الکتب والآثار فلا یبلغ ھذہ المقام ومن آثر غیرہ علیہ فقد آثر الشک علی الیقین یعنی قرآن مجید وہ کتاب ہے جسکا تواتر لفظاً لفظاً ثابت ہے۔ اور وہ وحی متلو قطعی و یقینی ہے۔ اور جو شخص اسکے قطعی ہونے میں کسی قسم کا بھی شک کرے۔ وہ ہمارے نزدیک کافر مردود اور فاسق ہے۔ اور قطعیۃ تامہ قرآن کریم کا خاصہ ہے۔ اور اسے وہ مرتبہ حاصل ہے۔ جو اور کسی کتاب اور وحی کو حاصل نہیں۔ اور اس میں انسانی ہاتھ کا قطعاً کوئی دخل نہیں۔ اور اس کے علاوہ کوئی کتاب اور آثار اس درجہ کو نہیں پہنچ سکتی" (تحفہ بغداد ص۲۵)

پھر ایک اور جگہ اس سے بھی زیادہ وضاحت سے فرمایا کہ

انہ وحی لیس کمثلہ غیرہ وان کان بعدہ وحی آخر من الرحمٰن فان للہ تجلیات فی ایحائہ وانہ ما تجلی من قبل ولا یتجلی من بعد کمثل تجلیہ لخاتم انبیائہ

کہ قرآن کریم ایسی وحی ہے۔ جو بے نظیر ہے گو اس کے بعد خدا کی طرف سے اور بھی وحی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ وحی کرنے میں بھی اپنی مختلف تجلیات کا اظہار کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library

مگر جس طور اور جس رنگ کی تجلی کا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اظہار کیا۔ وہ تجلی نہ ہی اس سے پہلے ظہور میں آئی۔ اور نہ ہی بعد میں آئیگی۔ (الہدیٰ ص ۴۳)

ایک موقعہ پر حضور فرماتے ہیں کہ

"تیسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبت الٰہی کا انسانی محبت کے مستعد فتیلہ پر پڑ کر اس کو افروختہ کر دیتا ہے۔ اور اس کے تمام اجزا اور تمام رگ و ریشہ پر استیلا پکڑ کر اپنے وجود کا اتم اور اکمل مظہر اس کو بنا دیتا ہے اور اس حالت میں آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو نہ صرف ایک چمک بخشتی ہے بلکہ معاً اس چمک کے ساتھ تمام وجود بھڑک اٹھتا ہے اور اس کی لوئیں اور شعلے اردگرد کو روز روشن کی طرح روشن کر دیتے ہیں اور کسی قسم کی تاریکی باقی نہیں رہتی اور پورے طور پر اور تمام صفات کاملہ کے ساتھ وہ سارا وجود آگ ہی آگ ہو جاتا ہے۔ اور یہ صورت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونو محبتوں کے جوڑ کے ساتھ پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں کیونکہ یہ ہر ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں اور اس کا نام ذوالافق الاعلیٰ بھی ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے اور اس کو رای ما رای کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ ...... اور یہ کیفیت صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے۔" (توضیح مرام ایڈیشن اول ص ۲۵)

مگر باوجودیکہ کیفیت میں فرق پایا جاتا ہے تاہم وحی الٰہی ہونے میں ہرگز کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جیسا کہ وہ کلمات الٰہیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے وحی الٰہی کہلاتے ہیں ویسے ہی دوسرے انبیاء بلکہ اولیاء اللہ کا بھی وہ کلام جو انہیں اپنے رب کی طرف سے حاصل ہوتا ہے وحی الٰہی کہلاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"کلام الٰہی سے مراد وہ کلام ہے کہ جو زمانہ کے لئے تازہ طور پر اترتا ہے اور اپنی لمبی مخاطبت سے ملہم اور اسکے ہم نشینوں پر ثابت کرتا ہے کہ یہی یقینی طور پر خدا کا کلام ہے اور ایسا ہم...

(باقی)

تبلیغ بیرون ہند

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

حضرت امیرالمومنین کے حضور افریقن احمدیوں کا اقرار کہ

وہ احمدیت کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں

آکرا میں ورود

۲۲ راپریل ۱۹۳۶ء کو خاکسار اور برادرم مولوی نذیر احمد صاحب گولڈکوسٹ کے دارالسلطنت آکرا میں کینیڈا جہاز سے اترے۔ ہمارے پہنچنے سے قبل جماعت احمدیہ گولڈکوسٹ کے جنرل سکرٹری مسٹر جمال جانسن مع چند اور احمدی احباب کے ساحل سمندر پر موجود تھے۔ دوستوں سے مصافحہ کرنے کے بعد سیکرٹری صاحب موصوف ہمیں مقررکردہ نشست گاہ پر لے گئے۔ اور ۱۵ بڑے بڑے لوگوں سے جن میں بعض بیرسٹر تھے ملاقات کرائی۔ اور انہیں پیغام حق پہنچایا۔ ایک ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء کے سامنے مولوی صاحب نے تقریر کی یہاں کے سب سے مشہور روزنامہ ویسٹ افریقن مارننگ پوسٹ کے ایڈیٹر سے ملاقات ہوئی اور ایک گھنٹہ تک مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ یہ شخص اس ملک کی قابل ترین ہستیوں میں سے ہے۔ اور رائے عامہ کا لیڈر تصور کیا جاتا ہے ہم نے اسلامی اصول کی فلاسفی۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ایک ایک کاپی پیش کی۔ ہماری گفتگو اور ان کتابوں کے پڑھنے کے بعد اس نے اپنے قلم سے اسلام کی صداقت پر پے در پے کچھ نہایت ہی مدلل مضامین لکھے جن کی وجہ سے ملک میں شور پڑ گیا۔

سالٹ پانڈ میں ورود

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد ہم سالٹ پانڈ کی طرف جو آکرا سے ۱۰۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ موٹر میں روانہ ہوئے۔ شہر کے باہر مختلف جہات کے ۱۲۰۰ احمدی ہمارے استقبال کے لئے دورویہ سڑک پر کھڑے تھے۔ یکے بعد دیگرے ہر ایک سے مصافحہ کیا۔ پھر بصورت جلوس تمام دوست تعلیم الاسلام احمدیہ سکول کی گراؤنڈ میں پہنچے۔ وہاں سلطان قریہ اور دیگر معززین شہر جماعت احمدیہ کی طرف سے مدعو تھے۔ ان کی موجودگی میں جماعت احمدیہ گولڈکوسٹ اور احمدیہ سکول سالٹ پانڈ نے دو ایڈریس پیش کئے اور ہمیں خوش آمدید کہا۔ مولوی نذیر احمد صاحب نے ایڈریسوں کا جواب دیا۔ غیر مسلموں کو مخاطب کر کے محاسن اسلام بیان کئے اور دعوت اسلام دی اس کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ دوسرے دن جماعت کا ایک علیحدہ جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی صاحب نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام پہنچایا۔ اور قادیان کے مختصر حالات سنائے۔ جماعت نے حسابات پیش کئے اور جو واقعات مولوی نذیر احمد صاحب کی عدم موجودگی میں تین سال کے دوران میں پیش آئے۔ وہ بیان کئے۔

احمدیت کیلئے ہر قربانی کرنیکا اقرار

تیسرے دن ایک اور جلسہ کیا گیا۔ جس میں پہلے مولوی صاحب نے تحریک جدید کے متعلق تقریر فرمائی اور جماعتوں سے اسلام اور احمدیت کی خاطر انتہائی قربانی کا مطالبہ کیا۔ اور آئندہ قربانیوں سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے عربی میں تقریر کی۔ تقریروں کے بعد افراد جماعت نے اقرار کیا کہ ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ لیکن مولوی صاحب نے جماعتوں کے نمائندوں کو مزید غور و فکر کے لئے مہلت دی۔ اگلے روز نہایت جوش اور اخلاص سے جماعت کے تمام امراء نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور چٹھی لکھی کہ ہم حضور کے ہر ایک حکم پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں ۱۳۴۵۷ افراد کی طرف سے مینیجنگ کمیٹی کے تمام ممبران نے جو مبلغ کی عدم موجودگی میں گولڈکوسٹ مشن کے انچارج تھے چٹھی کے نیچے دستخط کئے۔

تبلیغی جدوجہد

چوتھے دن احباب جماعت اپنے اپنے علاقوں میں تشریف لے گئے جماعتوں کو رخصت کرنے کے بعد سالٹ پانڈ کے ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملاقات کی اور اس ملک کے رواج کے مطابق سلطان قریہ کی جائے رہائش پر جا کر اسے اور اس کی کونسل کو تبلیغ کی۔ سالٹ پانڈ کے سپریم چیف کے پاس بھی جانے کا موقع ملا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد وفات مسیح ناصری علیہ السلام اور اجرائے نبوت کے مسائل سے آگاہ کیا۔ اور چند اعتراضات کے جوابات دیئے۔ بعد ازاں ہم نے تین ہفتہ تک سالٹ پانڈ قیام کیا۔ جماعت اور چھ احمدیہ سکولوں کے کام کا جائزہ لیا۔ اور جنرل سکرٹری سے چارج لینے کے بعد ۲۰ رمئی کو خاکسار اور مولوی نذیر احمد صاحب علاقات کی جماعتوں کے دورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

علاقہ اشانٹی کا دورہ

یہ علاقہ سالٹ پانڈ سے قریباً ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ راستہ میں علاقہ آسن کے احمدی احباب نے ایک میٹنگ کی انہیں ضروری ہدایات دیں۔ یہاں بھی احباب نے ہر ایک مطالبہ پر لبیک کہا اور ہر ایک قربانی پر آمادگی ظاہر کی۔ یانکو ماسی میں مولوی صاحب نے ایک پبلک لیکچر دیا۔ یہاں سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ہم اشانٹی کی طرف

Digitized by Khilafat Library

روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک نہایت ہی دشوار گزار پہاڑی سے گزرنا پڑا۔ جب ہم اسے پیدل عبور کر رہے تھے۔ تو بہت زور سے بارش شروع ہو گئی۔ ہر ایک قدم پر پھسلنے کا اندیشہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی حادثہ کے پہاڑی راستہ طے ہوا۔ البتہ کپڑے بھیگ گئے۔ اور کتابیں خراب ہو گئیں۔ مقام فامینا سے ایک احمدی نوجوان نوح بن ابوبکر نے موٹر کا انتظام کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ موٹر پر سوار ہو کر کماسی پہونچے۔ لیکن راستہ میں نہایت شدت کی بارش ہوئی۔ کماسی کے احمدی احباب کو پہلے ہی اطلاع ہو چکی تھی۔ اور احباب شہر کے باہر ہمارے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ یکے بعد دیگرے ہر ایک سے مصافحہ کیا گیا۔ فرودگاہ پر پہونچ کر جماعت نے ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس کا جواب مولوی صاحب نے دیا۔ نماز ظہر کے بعد ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا۔ اور انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہوئے جماعتوں سے احمدیت کی خاطر موت کا مطالبہ کیا۔ تمام احباب نے ہر ایک بات پر لبیک کہا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت عالیہ میں ایک چٹھی لکھی۔ جس کے نیچے مختلف علاقوں کے ۴۸۵ احمدیوں کے نمائندوں نے دستخط ثبت کئے۔

دوسرے دن خاکسار نے عربی میں ایک تقریر کی۔ جس میں دوستوں کو اسلام کی خاطر قربانیوں کی تلقین کی۔ اور صحابہ کی امثلہ پیش کر کے انفاق فی سبیل اللہ کی تحریک کی۔ اشانٹی کی جماعتوں کی تنظیم کے لئے ہم نے کماسی میں دس دن قیام کیا۔ اس عرصہ میں شہر کے مشہور لوگوں سے ملاقات کی۔ اس جگہ کے مسلمان چیف کے پاس بھی گئے۔ میدان ملاقات میں مسلمان بکثرت جمع تھے۔ مولوی صاحب نے مسائل احمدیت پر مبسوط تقریر کی۔ بعد ازاں ہم ایک عرب کے ہاں جو احمدیت کا سخت مخالف ہے گئے۔ ہمیں دیکھ کر کہنے لگا۔ آپ لوگوں کے عقائد قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ میں نے دریافت کیا۔ ہمارا کونسا عقیدہ خلاف قرآن ہے۔ کہنے لگا آپ لوگ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ میں نے بیان کیا۔ کہ یہ عقیدہ سراسر قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ اور کئی ایک آیات قرآنی اور احادیث سے وفات مسیح ناصری علیہ السلام کا استدلال کیا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ آپ ایک ہی آیت قرآنی یا صحیح حدیث پیش کریں۔ جو یہ ثابت کرتی ہو۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ میرے مطالبات اور دلائل کا تو کوئی جواب نہ دے سکا۔ البتہ متکبرانہ لہجہ میں کہنے لگا ہم عرب ہیں اور ہمارے عقائد صحیح ہیں۔ میں نے جواباً کہا آپ بے شک عرب ہیں۔ لیکن قرآن عربوں کے لئے ہی مخصوص نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے ہے۔ اور اس کے سمجھنے کی شرط اللہ تعالیٰ نے صرف یہ رکھی ہے لا یمسہ الا المطھرون۔ نیز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ قرآن کریم کو سمجھنے اور اس کے حقائق و معارف کو جاننے والے غیر عرب ہونگے اور ایمانی دقائق کی گہرائیوں تک پہونچنے والے اور ازسر نو ایمان کو قائم کرنے والے لوگ فارسی الاصل ہوں گے۔ چنانچہ لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من ھؤلاء والی حدیث پیش کی گئی۔ جب نہایت ہی مجبور ہو گیا تو کہنے لگا۔ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ اس وقت میں آپ سے کلام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں نے دوبارہ اسے کہا۔ جب آپ کے عقائد صحیح ہیں۔ تو ہم سے گھبراتے کیوں ہیں۔ بالآخر وہ بالکل خاموش ہو گیا۔

تبلیغی دورہ

دس دن کے قیام کے بعد ہم اشانٹی سے ۳۱ مئی کو سالٹ پانڈ روانہ ہوئے۔ ماہ جون میں مولوی نذیر احمد صاحب مندرجہ ذیل علاقوں میں تبلیغ اسلام اور تنظیم جماعت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ اکرافل۔ اسی کما۔ اسیام۔ آگنہ۔ گوما۔ اکامکرم۔ ڈنکرا۔ ہر جگہ لیکچر دیئے گئے۔

تعلیم و تربیت

بفضلہ تعالیٰ اکرافل جو بہت سی جماعتوں کے مرکز میں واقع ہے۔ ایک سکول کھولا گیا ہے۔ جو اگرچہ ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہے لیکن عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ اور طلباء کی تعداد ۹۰ تک پہونچ چکی ہے گورنمنٹ نے گرانٹ کی منظوری دے دی ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں قرآن مجید اور حدیث کا درس ہر روز بعد نماز فجر ہوتا رہا۔ جو عربی میں دیا جاتا۔ اور ترجمان کے ذریعہ لوگوں تک پہونچایا جاتا۔ وفات مسیح ناصری علیہ السلام اجرائے نبوت غیر تشریعی۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضامین کے متعلق دلائل ایک ایک کر کے انصار اللہ کے سامنے بیان کئے گئے۔ علاوہ سکول کے سالٹ پانڈ میں متفرق طلباء کے لئے ایک کلاس جاری کی گئی ہے۔ جنہیں ہر روز صبح و شام عربی اور اردو کی تعلیم دی جاتی ہے سالٹ پانڈ اور اس کے گردونواح میں ہر اتوار کو انصار اللہ تبلیغ کے لئے جاتے اور پبلک لیکچر دیتے ہیں۔ ایام زیر رپورٹ میں سات افراد سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ برادرم مولوی نذیر احمد صاحب خاکسار اور گولڈ کوسٹ کے احمدی مبلغین اور کارکنان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعلائے کلمۃ اللہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر آن ہماری رہبری فرمائے۔ اور اپنی رضا پر قائم رکھے۔ آمین

خاکسار۔ نذیر احمد مبشر سیالکوٹی مولوی فاضل

ضرورتِ رشتہ

ایک سید لڑکی عمر ۱۸ سال وطن دہلی کی جانب کسی قدر خواندہ کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔

مفتی محمد صادق قادیان

جاپان آنکھیں پھاڑ پھاڑ دیکھ رہا ہے!

جرمنی کا مشہور بڑا ٹائم پیس جو تمام ہندوستان میں لانگ لائف کے نام سے مشہور ہے۔ اب کارخانہ کی طرف سے مقابلہ کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ یہ ٹائم پیس ہمیشہ گیارہ روپیہ کو فروخت ہوتا تھا۔ مگر یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء سے اس کی قیمت کم کر دی گئی ہے۔ اس ٹائم پیس کی مشہور خوبی یہ ہے کہ اس میں الارم کی آواز دنیا کے ہر ٹائم پیس سے زیادہ تیز اور بلند ہے۔ ڈیزائن نہایت خوبصورت ہے۔ اس کے اوپر گھنٹی نہیں ہے۔ بلکہ گھنٹی بھی اندر ہی ہے۔ ڈائل کے ہندسے بہت جلی اور صاف ہیں۔ جو بہت دور سے پڑھے جاسکتے ہیں۔ اس کا نام "لانگ لائف" اس کے ڈائل پر لکھا ہوا ہے۔ بہت صحیح وقت دینے والا اور مضبوط مشین کا ہے۔ ایک ایک ٹائم پیس دہلی کے ہر اخباری دفتر میں بھی بھیجا گیا تھا۔ ہر اڈیٹر نے اس ٹائم پیس کو کچھ روز استعمال کر کے ہمیں نہایت حوصلہ افزا سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ لکھا ہے کہ یہ ٹائم پیس ان ٹائم پیسوں کے مقابلہ کا ہے جو بازار میں دس دس پندرہ پندرہ روپیہ کو فروخت ہوتے ہیں۔ پس ہم علی الاعلان دعویٰ کرتے ہیں کہ چھ روپے آٹھ آنے میں اس سے بہتر اور کارآمد کوئی ٹائم پیس نہیں مل سکتا۔ دہلی کے باہر جو لوگ ٹائم پیس منگائیں۔ ان کو بھی صرف یہی قیمت خرچ کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ محصول پارسل بھی کارخانہ ہی ادا کرتا ہے۔ پس جو لوگ منگانا چاہیں مبلغ چھ روپے بذریعہ منی آرڈر منیجر صاحب یونین امپورٹ کمپنی کوچہ چیلان نمبر ۱۶ دہلی کے پتہ پر بھیجکر یہ ٹائم پیس منگالیں۔ بذریعہ رجسٹری پارسل ان کو بھیجدیا جائے گا۔ یا اگر منی آرڈر بھیجنے میں کچھ دقت ہو تو صرف ایک کارڈ لکھکر بذریعہ وی پی پوسٹ (یعنی بذریعہ تمیمہ طلب پارسل) منگالیں۔ وی۔ پی مبلغ چھ روپے آٹھ آنے کا روانہ کر دیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library